© rasailojaraid.com

لشکرِ احرار کا فردِ فرید، تحریک کشمیر کا پہلا شہید

’’الٰہی بخش‘‘ چنیوٹی شہید رحمۃ اللہ علیہ

غلام عباس طاہر لیل

وادی کشمیر بلاشبہ جنت نظیر ہے اور اس کا لاثانی حُسن لم یزل کا عطیہ ہے لیکن اس وادی کے پھولوں کو سرخ رنگ انسانی خون سے بھی ملا ہے۔ الٰہی بخش شہید جس کا پھول جیسا نازک بدن اسی وادی میں سنگینوں سے چھیدا گیا، وہ پہلے شہید تھے جنھوں نے اپنے خون کی قیمت دے کر کشمیر کی جدوجہد آزادی کی نیو ڈالی۔

لاکھوں سلام اس شہید حریت پر اس اس عظیم ماں کے لیے جس نے اپنی کوکھ سے اس مجاہد کو جنم دے کر وادی چنیوٹ (جھنگ) کا سر تاریخ میں ہمیشہ کے لیے سربلند کر دیا۔

یہ ۱۹۳۱ء کی بات ہے جب مہاراجہ ہری سنگھ کشمیریوں کو جانور سمجھ کر ان پر ظلم وستم کر رہا تھا۔ مہاراجہ اپنی ریاست میں بسنے والے مسلمانوں کو اپنا زر خرید غلام سمجھتا تھا۔ ان حالات میں اہل کشمیر نے انگڑائی لی اور اپنے حقوق کے لیے تحریک منظّم کی۔

۱۳؍ جولائی ۱۹۳۱ء کو ڈوگرہ فوج نے نہتے مسلمانوں کے احتجاجی جلسے پر فائرنگ کر دی۔ کشمیر کے مسلمانوں نے جب محسوس کیا کہ وہ تن تنہا ڈوگروں کا مقابلہ نہیں کر سکتے، تو انھوں نے ہند کے مسلمانوں سے مدد کی اپیل کی۔ مجلس احرار اسلام کے رہنماؤں نے لبیک کہا اور ڈوگرہ حکومت کو چیلنج کر دیا۔ اس چیلنج کو برطانوی حکومت اور ڈوگرہ راج نے مجذوب کی بڑ قرار دیا۔ اس وقت پنجاب کے نوابزادے، جاگیردار، مسلم لیگی، یونینسٹ اور کانگرسی سب حیران تھے کہ ڈوگرہ راج کے خلاف احرار کس قسم کی تحریک چلا سکتے ہیں؟

لیکن احرار نے کلکتہ سے راس کماری تک ایک آگ لگا دی اور پچاس ہزار نوجوان سرخ لباس پہنے، سر پر کفن باندھے کشمیر میں داخل ہو گئے۔ خوفزدہ ہو کر ڈوگرہ حکومت نے کوہالہ کا پل بند کر دیا مگر احرار کے مجاہدوں نے لاٹھیوں اور سنگینوں کے زخم کھا کر پل پر قبضہ کر لیا۔ یہ اتنی زبردست تحریک تھی کہ دہلی، یوپی اور پنجاب کی غیرت مند خواتین بھی محاذ پر جا پہنچیں اور کشمیر کا راجہ اپنی گدی چھوڑ کر نظم ونسق وائسرائے کے سپرد کر کے دہلی چلا گیا۔

مجاہدوں کی کارروائیوں سے ڈوگرہ حکومت بوکھلا گئی لیکن وہ انھیں گرفتار کرنے میں ناکام رہی۔ انہی مجاہدوں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں چنیوٹ کا غازی الٰہی بخش بھی شامل تھا جس کی عمر تیس برس تھی۔ ان کا تعلق شیخ خاندان سے تھا۔ انھوں نے سن بلوغت میں تحریک خلافت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا جس کی پاداش میں گرفتار ہوئے اور سزا کاٹی۔

مگر وقت کے ساتھ ساتھ انگریزوں اور ڈوگروں کے لیے ان کی نفرت میں اضافہ ہوتا گیا۔ جب الٰہی بخش کی ملاقات علی برادران (مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی) کی والدہ بی اماں سے ہوئی تو انھوں ان کے سر پر شفقت کا ہاتھ پھیرا اور اپنے سینے سے لگایا۔ علی برادران نے بھی تحریک آزادی کی راہ میں اس مجاہد کی قربانیوں کو خراج تحسین پیش کیا۔ الٰہی بخش شہید حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی (سیال شریف) اور جامعہ محمدی کے ناظم مولانا محمد ذاکر کے ساتھ تحریک خلافت کے دوران گرفتار ہوئے تھے۔

جب مجلس احرار نے کشمیر میں تحریک آزادی شروع کی تو الٰہی بخش والہانہ جذبے سے مجاہدین کے اس قافلے میں شامل ہوئے جس کا رخ کشمیر کی طرف تھا۔ چنیوٹ سے ملک اللہ دتہ کی نگرانی میں روانہ ہونے والا یہ قافلہ میر پور کے محاذ پر پہنچا تو ڈوگرہ فوج نے ان پر سنگین تان لیں۔ اس کے باوجود رضا کاروں نے کسی خوف کے بغیر فوج کے دستے پر حملہ کر دیا۔ دست بدست لڑائی میں کئی ڈوگرے اور رضا کار زخمی ہوئے۔ غازی الٰہی بخش شہید نے ایک موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میر پور کی سرحد عبور کر لی اور سینہ تان کر آگے بڑھے۔ اس پر ڈوگرہ کمانڈر، وشوامتر نے اچانک حملہ کر کے سنگین ان کے جسم میں پیوست کر دی۔ الٰہی بخش نے شدید زخمی ہونے کے باوجود اس کمانڈر پر حملہ کر دیا لیکن وہ بزدل دُم دبا کر بھاگ گیا، وار کاری تھا لہٰذا الٰہی بخش اسی سرزمین پر شہید ہو گئے۔ آپ تحریک آزادی کشمیر کے پہلے شہید ہیں جن کے خون سے کشمیر کی جدید تاریخ لکھی جا رہی ہے۔

الٰہی بخش شہید کی میت کا جلوس جہلم، گجرات، گوجرانوالہ، شیخوپورہ اور فیصل آباد سے گزر کر چنیوٹ پہنچا۔ سڑک کے کنارے کوئی قصبہ اور شہر ایسا نہیں تھا جہاں مسلمانوں نے میت روک کر نماز جنازہ نہ پڑھی ہو۔ چنیوٹ شہر کا عالم یہ تھا کہ جب جنازہ پہنچا تو بازار سنسان ہو گئے اور عورتیں، مرد جنازے کے استقبال کے لیے گھروں سے باہر نکل آئے۔ اس رات بلا تخصیص ہندو مسلمان سب اداس تھے حتیٰ کہ کئی گھروں کے چولہے ٹھنڈے رہے۔ مولانا ظفر علی خان نے اپنے اخبار، زمیندار کے صفحہ اوّل پر یہ نظم شائع کی:

مے کشو مژدہ یثرب کی شراب گلرنگ
ہو کے کشمیر کی بھٹی سے کشید آتی ہے
قاصد احرار کا چنیوٹ گیا خط لے کر
کاغذِ سرخ پہ اس خط کی رسید آتی ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انہی دنوں برصغیر کے تمام مسلمان اخبارات نے الٰہی بخش نمبر شائع کیے تھے، ان میں زمیندار کا نمبر سے اہم تھا۔

میاں مولا بخش خضر تمیمی نے بھی الٰہی بخش کی شہادت پر ایک طویل نظم پنجابی میں لکھی جس کا ایک بند یہ ہے:

الٰہی بخش شہادت پا گیا
وانگوں اور شیراں للکار دا
نعرے تکبیراں دے مار دا

اس مضمون کی تیاری میں ''تاریخ جھنگ اور جھنگ کی لوک کہانیاں'' سے مدد لی گئی۔

مطبوعہ: اردو ڈائجسٹ (اگست ۲۰۰۲ء)

☆......☆......☆

احرار فاؤنڈیشن

احرار فاؤنڈیشن پاکستان کی سلسلہ وار مطبوعات کا نظم کچھ عرصہ تعطل کے بعد دوبارہ شروع کیا جا رہا ہے۔ بخاری اکیڈمی ملتان اور مکتبہ معاویہ چیچہ وطنی کے تعاون سے الحمدللہ درج ذیل کتب پر کام شروع کر دیا گیا ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ حسبِ توفیق و ترتیب یہ کتب شائع ہوں گی۔ ان کتب کے حوالے سے جن دوستوں اور قارئین کے پاس جو مواد ہو وہ براہِ کرم عنایت فرمائیں، اطلاع دیں اور تجاویز و سرپرستی سے نوازیں۔ شکریہ!

☆ مضامین ختم نبوت ☆ سید الاحرار (طبع دوم) ☆ اعتقادات مرزا

☆ خانقاہ سراجیہ اور مجلس احرار اسلام مع تحریک ختم نبوت منزل بہ منزل
از شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب و تدوین: عبداللطیف خالد چیمہ

رابطہ کار: مکتبہ معاویہ، جامع مسجد روڈ چیچہ وطنی (ضلع ساہیوال) فون: 040-5485953

© rasailojaraid.com